

## سوال

پہلے منگیتر سے بہتر اخلاق والے شخص سے مرتبہ ہونے کے لیے منگنی ختم کرنا

## جواب

بھ لہندہ

ادی کا وعدہ شمار ہوتا ہے، اس لیے دونوں طرف سے جب کوئی مصلحت دیکھے تو کوئی بھی منگنی کو ختم کر سکتا ہے۔

تفصل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

عورت کے مابین صرف منگنی کرنے سے ہی عقد نکاح نہیں ہو جاتا، اس لیے مرد اور عورت میں سے ہر ایک کو حق حاصل ہے کہ جب وہ مصلحت دیکھے تو منگنی ختم کر سکتا ہے، چاہے دوسرا فریق راضی ہو یا راضی نہ ہو "انتہی نہ (69/18)۔

یہ لڑکی اپنے منگیتر میں کوئی نقص یا عیب دیکھے، تو اسے منگنی ختم کرنے کا حق حاصل ہے کہ اس کے لیے کوئی اس سے اجھا رشتہ آ جائے۔

یہ کہنا چاہتے ہیں کہ: کسی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ کسی کی منگنی پر اپنی منگنی کرے، اور نہ ہی اس کے لیے یہ جائز ہے کہ کسی کی منگیتر کو اس کے لیے خراب کرے اور اسے اس سے منگنی توڑنے کی دعوت دے۔  
نک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر اپنی منگنی نہ کرے، حتیٰ کہ اس سے پہلے منگنی کرنے والا اسے چھوڑ دے، یا پھر اسے اجازت دے دے"

بر (4848) صحیح مسلم حدیث نمبر (1412)۔

م نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یہ احادیث کسی بیانی کی منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت میں واضح دلیل ہیں، اور علماء کا اتفاق ہے کہ اگر رشتہ آنے والے شخص کے ساتھ صراحت سے بات کہی ہو چکی ہو اور نہ تو وہ اجازت دے اور نہ ہی چھوڑے تو اس پر منگنی کرنا حرام ہے "انتہی نہ (197/9)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس نے کسی دوسرے شخص کی منگنی پر اپنی منگنی کر لی تو کیا یہ جائز ہے؟

ج کا جواب تھا :

ح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کسی بھی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے"

اس لیے آئمہ اربعہ اس پر متفق ہیں اور ان کے علاوہ دوسرے آئمہ سے بھی اس کی حرمت بیان کی گئی ہے۔

فت ان کا دوسرے شخص کے نکاح کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے :

بقول :

امام مالک کا قول ہے، اور امام احمد کی ایک روایت۔

سرا قول :

ابو حنیفہ شافعی کا قول ہے، اور امام احمد کی دوسری روایت۔

بنا پر کہ نکاح سے قبل جو منگنی تھی وہ حرام تھی اسے باطل کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ : جب منگنی حرام ہے تو پھر عقد نکاح بالاولیٰ باطل ہوا۔

ہاں کوئی نزاع نہیں کہ ایسا کرنے والا تنہا اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے، اور معصیت پر علم ہونے کے باوجود اصرار کرنا آدمی کے دین اور اس کے عادل ہونے اور مسلمانوں پر والی بننے میں جرح و قدرح کا باعث ہے "انتہی ن (7/32).

بلی کو علم ہے کہ فلاں شخص اس کی معنی کے لیے زیادہ بہتر ہے، اور پہلے شخص سے معنی ختم کرنے کی صورت میں دوسرا شخص اس کا رشتہ طلب کریگا، تو پھر پہلی معنی ختم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ ہے کہ اس میں دوسرے شخص کا کوئی دخل نہ ہو کہ وہ پہلی معنی ختم کرنے پر اجماع ہے، یا پھر دوسرا شخص معنی طلب کرے تو اسے پہلی معنی کا علم ہو۔

نے سے قبل استخارہ کرنا چاہیے، اور پھر نیا رشتہ قبول کرنے سے قبل بھی استخارہ کرے، اسی طرح لڑکی کو کوئی بھی رشتہ قبول کرنے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے بلکہ پہلے وہ اس کے دین اور اخلاق کے بارہ میں باز پرس کر لے کیونکہ حدیث میں وارد ہے : بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کی شادی کر دو اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں لبا چوڑا فساد پیا ہو جائیگا"

بر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم۔

اسلام سوال و جواب

131363